ماڈیول نمبر1　　　**سبق نمبر1 : گزراہوازمانہ**

سبق نمبر	سبق کا نام	زبان کی مہارتیں				زندگی کی مہارتیں سرگرمیاں/عملی کام
		سننا/ بولنا	پڑھنا	لکھنا	اصناف/قواعد/صنائع بدائع/ اسلوب	
1	گزراہوازمانہ	• نئے الفاظ کا اپنی گفتگو میں استعمال	نثر (مضمون)	• متن کی تفہیم کے بعد سوالات کے جوابات	• مضمون • سرسید کا اسلوب	قوم کی بھلائی کے کام

سبق کا خلاصہ

- اس مضمون میں برسات کی ایک اندھیری رات کی پُر اثر تصویر کشی کی گئی ہے اور ایک بوڑھے آدمی کے بارے میں بتایا گیا ہے کہ وہ اپنی پچھلی زندگی یعنی بچپن اور جوانی کے دنوں کو یاد کر کے کس طرح پچھتا رہا ہے۔ بچپن کا زمانہ تو بے فکری میں گزر ہی جاتا ہے لیکن اس نے جوانی کا زمانہ بھی لاپروائی میں گزار دیا۔ جوانی میں اس بوڑھے آدمی کے بزرگ اسے نیک کام کرنے کی نصیحت کرتے تھے۔ اس نے نماز، روزہ اور زکوٰۃ جیسے نیک کام تو کیے لیکن یہ سب کام اس کی اپنی ذات کے لیے تھے۔ ان کاموں سے قوم کو کوئی فائدہ نہیں ہوا۔ جیسے جیسے اندھیری رات اور ڈراونی ہوتی جاتی ہے بوڑھے کا پچھتاوا بھی بڑھتا جاتا ہے۔
- تھوڑی دیر بعد موسم صاف ہونے لگتا ہے اور اس بوڑھے کی بے چینی کم ہوتی جاتی ہے۔ بوڑھے کو آسمان میں ایک خوب صورت دلہن نظر آتی ہے جو اپنے بارے میں بتاتی ہے کہ وہ ہمیشہ زندہ رہنے والی نیکی ہے۔ بوڑھا اسے حاصل کرنا چاہتا ہے۔ دلہن اسے بتاتی ہے کہ اسے وہی حاصل کر سکتا ہے جو دوسروں کی بھلائی کے کام کرے۔
- مضمون کے آخری حصے میں بوڑھے کی آنکھ کھل جاتی ہے اور اسے یہ معلوم ہوتا ہے کہ وہ خواب دیکھ رہا تھا اور خواب میں بوڑھا ہو گیا تھا۔ وہ خوش ہو جاتا ہے اور طے کرتا ہے کہ اب وہ نیکی اور بھلائی کے کام کرے گا۔
- آخری پیراگراف میں سرسید نے قوم کے نوجوانوں کو پیغام دیا ہے کہ آگے بڑھو اور اپنی قوم کی خدمت اور بھلائی کے کام کرو۔

مصنف کے بارے میں

- سرسید احمد خاں 17/ اکتوبر 1817 کو دہلی میں پیدا ہوئے۔ سرسید کی تعلیم و تربیت مشرقی اور مذہبی ماحول میں ہوئی تھی۔ تعلیم حاصل کرنے کے بعد عدالت میں پہلے منصف اور پھر جج مقرر ہو گئے۔ 28/ مارچ 1898 کو انتقال ہوا۔
- سرسید نے ملک و قوم کو بیدار کرنے کا بڑا کام کیا۔ انھوں نے تاریخ، دینیات اور اخلاقیات پر بہت سی کتابیں لکھیں۔ اپنے مشہور رسالے ’’تہذیب الاخلاق‘‘ میں علمی مضامین لکھے۔ اردو ادب کو ان کی ذات سے بڑا فائدہ پہنچا۔ انھوں نے اردو میں علمی نثر کو فروغ دیا۔ ان کا اصل مقصد یہ تھا کہ قوم کی بھلائی کے لیے جو پیغام پہنچانا ہے، وہ سادہ اور آسان زبان میں بیان کیا جائے۔ انھیں جدید اردو نثر کا بانی سمجھا جاتا ہے۔ قوم کی بھلائی میں ان کا سب سے بڑا کارنامہ محمڈن اینگلو اورینٹل کالج علی گڑھ کا قیام ہے، جو اب علی گڑھ مسلم یونیورسٹی کے نام سے مشہور ہے۔

خاص باتیں

- اصل نیکی اور بھلائی یہ ہے کہ انسان دوسرے کی بھلائی کے لیے کام کرے۔
- دنیا میں کوئی چیز ہمیشہ رہنے والی نہیں ہے۔ مگر جو بھلائی انسان کی بہتری کے لیے کی جاتی ہے وہ نسل درنسل چلتی ہے۔
- سرسید نے اپنی قوم کے نوجوانوں کو پیغام دیا کہ وہ اپنی قوم کی بھلائی کے بارے میں سوچیں اوراس کے لیے قدم بڑھائیں۔
- سرسید کی زبان بہت سادہ اور آسان ہے۔
- سرسید نے ڈراونی رات کی موثر تصویر کشی کی ہے۔

سمجھنے کی بات

- سرسید نے ''نیکی'' کو ''دلہن'' کا روپ دے کراس کی زبانی اپنا پیغام پہنچایا ہے۔ جب مصنف کسی ''جذبے'' کو جسم دے کر اس کے ذریعے اپنی بات کہتا ہے، تو اسے ''تمثیل'' کہتے ہیں۔

غور کرنے کی باتیں

- ''ہائے ہائے میری گزری ہوئی جوانی بھی ایسی ہی ڈراونی ہے جیسی یہ اندھیری رات''۔ اس جملے میں مصنف نے بوڑھے کی زندگی کو برسات کی اندھیری رات سے تشبیہ دی ہے۔
- رونا، بے قرار ہونا، ہچکی بندھ جانا۔ یہ سب الفاظ رونے کے لیے استعمال کیے گئے ہیں۔
- ''دلہن کو بیاہ لینے'' سے مصنف کی مراد ہے، دلہن کی بتائی ہوئی باتوں پر عمل کرنا۔

اپنی جانچ آپ کیجیے:

1۔ متن پر مبنی سوال

- صحیح جواب پر ''✓'' کا نشان لگائیے:

دلہن پاس آ کر بھی واپس کیوں چلی گئی؟

(a) کیوں کہ وہ انسان نہیں تھی

(b) وہ آسمان میں رہتی تھی

(c) بوڑھے نے قوم کی بھلائی کا کوئی کام نہیں کیا تھا

(d) بوڑھے نے ثواب کی نیت سے نیک کام کیے تھے۔

2۔ مختصر ترین جواب والا سوال

- بوڑھے کے ماں باپ، بھائی بہن، دوست اس سے کیا کہتے تھے؟

3۔ مختصر جواب والا سوال

- دلہن کو اپنا بنانے کے لیے بوڑھے کو کیا کرنا ہوگا؟

4۔ طویل جواب والا سوال

- سرسید نے قوم کے نوجوانوں کو کیا پیغام دیا ہے؟ اپنے الفاظ میں بیان کیجیے۔